هو المعین

کامل اکمل پیر نظام

مرشد اہلسنت خواجہ ملت حضرت شاہ نظام الدین نعیم تونسوی محمودی سلیمانی قدس سرہ کا مجاہدانہ سوانحی خاکہ

المعروف

والیٔ تونسہ شریف

مرتبہ:۔ مفتی محمد راشد نظامی حسن آبادی

حسب فرمائش

مولانا قاری منظور احمد صاحب نظامی کونسلر سب ڈویژن تونسہ شریف

ناشر:۔ اجمیری کتب خانہ پیر پٹھان روڈ ملتان

ہدیہ: دو روپے

سپاس مر خدائے کبریا را

نام نامی: (حضرت خواجہ) غلام نظام الدین (وارثِ تاجِ تونسوی محمودی سلیمانی)

القاب: خواجہ نعیم، سلطان کوہ سلیمان، بادشاہ سنگھڑ، خواجہ ملت، صدر المشائخ، سائگی پیر پٹھان، والی تونسہ شریف، سلطان المشائخ ثانی

ولادت: ۲ جمادی الآخر بروز شنبہ ۱۳۲۲ھ بمطابق ۶ جولائی ۱۹۰۴ء

والد ماجد: محسنِ اہلسنت حضرت خواجہ محمد محمود صاحب رحیم سلیمانی چراغ تونسوی نور اللہ مرقدہٗ

جد محترم: حجۃ الاسلام حضرت خواجہ شاہ اللہ بخش صاحب سلیمانی کریم تونسوی قدس سرہٗ

جدِ اعلیٰ: خواجۂ راستاں سلطان اولیائے زمان حضرت خواجہ شاہ محمد سلیمان قدیم تونسوی رضی اللہ عنہ

آغازِ تعلیم: حسب دستور خاندانی بعمر شریف چار سال چار ماہ چار دن

ہم سبق ساتھی: مولانا اللہ بخش ہیردی، مولانا شاہ محمد تونسوی، مولانا حامد جراح

اساتذہ کرام: حافظ عبد الرسول سلیمانی، علامہ احمد جراح، مولانا علی گوہر تونسوی رحمہم اللہ تعالیٰ

تکمیلِ علوم: سترہ برس کی قلیل عمر میں تمام علوم و فنون پر عبور حاصل فرمایا۔

مرشد ارشد: باوقار والد ماجد جنگ آزادی کے عظیم مجاہد حضرت چراغ تونسوی رضی اللہ عنہ

مسندِ ارشاد : اکیس برس کی عمر میں تختِ محمودی سلیمانی پر رونق افروز ہوئے۔

آفاقی شہرت : مختصر سی مدت میں اکناف عالم میں آپکی روحانی عظمت کا شُہرہ ہو گیا۔

عشقِ الٰہی : بادۂ الست سے ہر لمحہ مخمور" اللہ بس باقی ہوس" کے مست دا نشہ سے ہر وقت سرشار رہتے تھے۔ ع کل شیٔ ما سوا اللہ باطل

حبِ محبوب : جناب رسالتمآب کی محبت رگ رگ میں رچی ہوئی تھی فرمایا آپ آبروئے خدا ہیں پھر آپ میں کسی چیز کی کمی کا تصور بھی گناہِ عظیم ہے

عظمتِ قرآن : تلاوت تدبّر قرآن میں ہمہ تن مستغرق، بارہا ایک دن میں تیس پارے تلاوت کر کے ختم قرآن فرمایا۔ ع رمز قرآن از حسین آموختہ

نماز باجماعت : فرمایا بحمداللہ جب سے مجھ پر نماز فرض ہوئی ہے سفر و حضر میں باجماعت ادا فرمائی ــــــــــ جو لوگ تارک نماز ہیں وہ ہمارے مُریدوں میں شامل نہیں۔

ارکانِ اسلام : اپنی پاکیزہ زندگی میں ارکان اسلام کی پابندی کو دل و جان سے عزیز رکھا اور متوسلین کو بھی یہی وصیت و تلقین فرماتے گئے۔

زیارتِ حرمین : اپنے ذاتی اخراجات پر ہزاروں افراد لے کر متعدد مرتبہ حج و عمرہ،

زیارت روضہ مقدسہ کی سعادت پائی ۔

شہر محبوب : مدینۃ الرسول کے چپہ چپہ اور اس کے باشندگان سے آپ کو بے پناہ محبت تھی دروازے کھٹکھٹا کر ان کو نذرانے جا پیش فرماتے ۔

زیارات شریفہ : بیت المقدس نجف اشرف، کربلائے معلّیٰ، بغداد، چشت و اجمیر دہلی و دیگر مقامات متبرکہ کی بے شمار مرتبہ زیارت فرمائی ۔

اسلامی آداب : فرمایا نیکی کوئی چھوٹی نہیں ہوتی مومن کا کام ہے محبوب کی اداؤں پر قربان ہو جائے اور بھرپور اطاعت کا ثبوت دے ۔

معمولات مشاہیر : معمولات اولیاء پر آپ سختی سے عمل فرماتے فرمایا اگرچہ یہ مستحسن ہیں مگر ان میں برکت ہی برکت ہوتی ہے ۔

محافلِ میلاد : سارے سال میں عموماً ربیع الاول میں خصوصاً محافلِ میلاد شریف منعقد فرماتے اور ذکر پاک کو دافع بلیات سمجھتے تھے ۔

تقبیل ابہامین : جناب رسالتمآب کے نام پاک پر انگوٹھے چومتے اور فرماتے یہ اگرچہ مستحب ہیں مگر مانعین کی وجہ سے اب ضروری ہیں ۔

اعراس مقدسہ : مشائخ کبار کے سالانہ اعراس دھوم دھام سے مناتے کہ یہ نیکی کا مجموعہ اور تبلیغ اسلام کا اہم ذریعہ ہیں ۔

دعائے خیر : ہر نماز کے بعد تین مرتبہ دعا مانگنا آپ کا شعار تھا اور بعد نماز جنازہ صفیں توڑ کر بھی آپ تین دفعہ دعا فرماتے ۔

علمی دبدبہ : تمام علوم پر بالاستیعاب عبور حاصل فرمایا بے شمار احادیث مقدسہ جزئیات فقہیہ زبانی یاد تھیں ۔ ع اغیار کو تسلیم تیرا علم تیرا فضل

دلپسند کتابیں : مشارق انوار، فتوحات مکیہ، عوارف المعارف، نفحات الانس، مناقب المحبوبین مثنوی شریف، گلشنِ ابرار، شاہنامہ اسلام ۔

عفت پاکی : نسبی شرافت کیساتھ ساتھ اغیار بھی آپ کی دلہوہ، پاکیزہ زندگی کی شہادت دیتے ہیں ۔ ع الفضل ما شہدت بہ الاعداء ۔

صدق بیانی : زندگی بھر سچائی راستبازی کو اختیار فرمایا اپنے ارادتمندوں کو بھی سچ بولنے کی تاکید فرمائی ۔

معاملات : باہمی معاملات میں اصول کے پابند، ہر اس کام سے بیزار جس سے

اسلامی تشخص پر حرف آتا ہو۔ ع حرم والے بے وفا کہہ دیں تمہیں اس سے بچو۔

دلفریب اشعار: مثنوی معنوی، کلیاتِ جامی، سعدی، حافظ شیرازی، خسرو، حدائق بخشش، اقبالیات کے بے شمار اشعار ازبر تھے۔

ذوی القُربیٰ: جس جگر داری و ہمت سے آپ نے رشتہ داروں کے حقوق کی نگہداشت فرمائی وہ تاریخ تونسہ کا تابناک باب ہے۔

محبت ہمسائیگان: ہمسایوں کے حقوق کا غایت درجہ خیال و سنبھال، حتیٰ کہ موافق و مخالف کا امتیاز ختم ہو جاتا۔ ع ایں کار از تو آید مرداں چنیں کنند

داد و دہش: لغت میں وہ الفاظ نظر نہیں آتے جس سے آپ کے جود و سخا کو معنوی لباس پہنایا جائے ع جو دِ داود اللہ حاتم ساز بود

مہمان نوازی: لنگر خانہ کا دروازہ صبح و شام کھلا تھا۔ ہزاروں افراد کھانا کھا کے آپ کو دعائیں دیتے تھے۔ ع الٰہی تا بہ ابد آستان یار رہے

خدمت خلق: نماز فجر سے لے کر رات بارہ بجے تک حاجتمندوں کا تانتا بندھا رہتا آپ فی الفور انکی مشکل کشائی فرماتے جاتے۔

حسنِ اخلاق : خوش خلقی اس قدر پُر تاثیر کہ اپنے فدا کار، ہزار ہا غیر مسلم آپ کے ہاتھ پر ایمان کی دولت سے مالا مال ہوئے۔

خدمتِ اسلام : ملک کے مختلف حصّوں خصوصاً سرحد بلوچستان کے پہاڑی علاقوں میں اپنے ذاتی مصرف سے مساجد و مدارس کا جال پھیلا دیا۔

رفاہ عامہ : سرائے اور کنوئیں کھُدوانے کے علاوہ ہند و پاک و جزیرۂ عرب کے ہزاروں مستحق افراد کو آپ ماہانہ وظائف روانہ فرماتے۔

احترامِ سادات : خاندانِ نبوّت کا انتہائی احترام فرماتے کھڑے ہو کر استقبال، قدموں پہ ہاتھ دست بوسی آپ کا شیوہ تھا۔

آدابِ مشائخ : ہر سلسلہ کے شیخ کی کماحقہ عزت افزائی فرماتے خصوصاً سلسلہ چشتیہ بہشتیہ کے مشائخ کے تو جی جان سے فدائی تھے۔

اکرامِ علماء : علماء دین کی قدر دانی میں بے حد مبالغہ فرماتے آپ کی مجلس میں پھٹے پُرانے کپڑوں والے علماء نوابوں سے آگے نظر آتے۔

ارادتمندِ شہنشاہ : جلالۃ الملک شاہ فیصل، امیر امان اللہ خاں والیٔ کابل، ظاہر شاہ افغانستان، سید حسین شہید سہروردی، پنڈت جواہر لال نہرو، علامہ اقبال درویش لاہوری۔

متوسلین: عربی، عجمی، مسلم، غیر مسلم، لاکھوں افغان، ہزاروں بلوچ بے شمار سندھی، ان گنت پنجابی و دیگر اقوام۔ ؏ تری آواز مکّے اور مدینے

والہانہ عشق: دیگر مشائخ سے آپ کو جو چیز ممتاز کرتی ہے وہ آپ کی اسلامی نظام سے والہانہ محبت تھی۔ ؏ نظام مصطفےٰ منزل ہماری

جنگ آزادی: بقول امیر الاحرار تونسہ شریف کے جواں سال صاحبزادے فرنگی دشمنی میں ہم سب کو پیچھے چھوڑ گئے۔

تحریک پاکستان: آزاد اسلامی ریاست کے حصول کے لئے مختلف محاذوں پر سج دھج سے پیرکاروان کا کارنامہ انجام دیا۔

تحریک ختم نبوت: مقدس تحریک میں ایسی برق رفتاری وجگرداری سے کام کیا جو تاریخ اسلامی کا عظیم سرمایہ بن گیا۔ ؏ ناموس رسالت پہ سو جان فدا میری

نصب العین: مخلوق خدا کی خدمت، نظام مصطفوی کے لئے عملی جدوجہد، مظلوم اقوام کی بھرپور حمایت۔ ؏ مرد مومن کی یہی میراث ہیں۔

کھری بات: اسلامی نظام کے لئے جنرل ایوب خاں، نواب کالا باغ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھری کھری سنائیں۔ ؏ اک طرف جبر وستم تھا اک طرف پیر مغاں

حلقہ بگوش علماء: شرق اوسط تین سو، افغانستان دو ہزار، انڈیا سات سو، پاکستان اٹھارہ ہزار بلا واسطہ۔ ؏ ہر طرف خواجہ میرے کی دھوم ہے۔

حلیہ مبارک: سُرخ وسپید رنگت، نُور بھرا چہرہ، قد وقامت زیبا، جادو اثر نگاہیں گھن گھریالی زُلفیں۔ معلوم ہوتا ؏ انسان ہے مگر نُور کے سانچے میں ڈھلا ہے

سرچشمہ اوصاف: زہد وتقویٰ مثالی۔ حیا ومروت منفرد، عدل وعطا قرون اُولیٰ کے مسلمانوں سا

وفات: ۷ صفر المظفر بروز منگل ۱۳۸۵ھ داعی اجل کو لبیک کہا۔

فیضِ عام: مزار مُبارک زیارت گاہ خلائق اور فیضِ عام جاری ہے۔